دار الإفتاء

تین طلاق دینے کے بعد مسلک تبدیل کرنے کا حکم!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

زید اور کامران کے درمیان بات چل رہی تھی، کامران نے کہا کہ: کسی بھی ایک امام کی تقلید ضروری نہیں، ہر مسئلے میں الگ الگ ائمہ سے مسائل لیے جاسکتے ہیں۔ زید نے جواب میں کہا کہ: اس طرح تو دین اپنی اپنی مرضی کے مطابق بن جائے گا، جہاں سے دل چاہا اپنی مرضی کا مسئلہ لے لیا اور مثال دی جو ذیل میں سے کوئی ایک تھی، الفاظ صحیح طور پر یاد نہیں ہیں:

۱:......کوئی ساری زندگی حنفی رہے، لیکن بیوی کو تین طلاق دے دی تو اپنے مطلب کے لیے اہل حدیث ہوجائے؟ یا اہل حدیث عالم کے پاس چلا جائے؟ یہ منافقت ہے۔

۲:......میں ساری زندگی تو حنفی رہوں، لیکن جب بیوی کو تین طلاق دے دوں تو اپنے فائدے کے لیے اہل حدیث ہوجاؤں؟ یا اہل حدیث عالم کے پاس چلا جاؤں؟ یہ منافقت ہے۔

۳:......میں ویسے تو حنفی ہوں، لیکن بیوی کو تین طلاق دے دوں تو اپنے فائدے کے لیے اہل حدیث ہوجاؤں؟ یا اہل حدیث عالم کے پاس چلا جاؤں؟ یہ منافقت ہے۔

ان جملوں میں سے کوئی ایک جملہ زید نے مثال دینے کے لیے ادا کیا، لیکن وہ کون سا جملہ تھا اسے یاد نہیں۔ یہ جملے مثال کے طور پر ادا کیے۔ ان جملوں میں جو اہل حدیث ہونے کا ذکر ہے، وہ بھی مثال ہے۔ نہ ہی زید اہل حدیث ہوا، نہ ہی اس کا کوئی ارادہ ہے۔ کیا ان جملوں کی ادائیگی کے بعد بیوی نکاح میں رہے گی؟

والسلام: عثمان احمد

الجواب حامدًا ومصلیًا

واضح رہے کہ دین اتباع وپیروی کا نام ہے، اس میں خواہش پرستی وبے جا سہولت پسندی کی اجازت نہیں کہ انسان احکاماتِ شرع پر عمل کرنے میں اپنی خواہشات کے مطابق سہولتوں کو تلاش کرے، یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین کا اجماع ہے کہ احکاماتِ شرع کو بجالانے میں ائمہ اربعہؒ میں سے کسی ایک امام کی تقلید کرنا لازم ہے اور ان کے علاوہ کسی اور کی تقلید جائز نہیں اور ان میں سے کسی ایک کی تقلید کر لینے کے بعد ضروری ہے کہ تمام مسائل میں اسی امام کی پیروی کی جائے۔ الدر المختار (مقدمۃ، ج:۱،ص:۷۵، ط:سعید) میں ہے:

’’وإن الحكم الملفق باطل بالإجماع وإن الرجوع عن التقليد بعد العمل باطل اتفاقا۔‘‘

عقد الجید میں ہے:

’’ولما اندرست المذاهب الحقة إلا هذه الأربعة كان اتباعا للسواد الأعظم والخروج عنها خروجا عن السواد الأعظم۔‘‘ (عقد الجید، ص:۳۸)

’’خلاصة التحقيق في بيان حكم التقليد والتلفيق‘‘ میں ہے:

’’أما تقليد مذهب من مذاهبهم (اى من مذاهب المتقدمين من الصحابةؓ والتابعينؒ) الآن غير المذاهب الأربعة فلايجوز، لالنقصان فی مذاهبهم ورجحان المذاهب الأربعة عليهم، لأن فيهم الخلفاء المفضلين على جميع الأمة بل لعدم تدوين مذاهبهم وعدم معرفتنا الآن بشروطها وقيودها وعدم وصول ذلک إلينا بطريق التواتر حتى لو وصل إلينا شئ من ذلک كذلک جاز لنا تقليدهٗ لكنهٗ لم يصل كذلک۔‘‘ (خلاصۃ التحقیق، ص:۳)

لہٰذا صورتِ مسؤلہ میں حنفی المسلک ہونے کے باوجود طلاق سے بچنے کے لیے مروجہ اہل حدیث مذہب اختیار کرنا شرعاً غلط ہے اور موت سے قبل ایمان سلب ہونے کا خطرہ ہے اور ایسا عمل موجبِ تعزیر ہے۔

فتاویٰ شامی میں ہے:

’’(قوله: ارتحل إلى مذهب الشافعيؒ يعزر) اى إذا كان ارتحاله لالغرض محمود شرعاً لما في التاتارخانية: حكى أن رجلا من أصحاب أبي حنيفةؒ خطب إلى رجل من أصحاب الحديث ابنته في عهد أبي بكر الجوزجاني فأبى إلا أن يترک مذهبه فيقرأ خلف الإمام ويرفع يديه عند الانحطاط ونحو ذلک فأجابه فزوجه، فقال الشيخ بعد ما سئل عن هذه وأطرق رأسه: النكاح جائز ولكن أخاف عليه أن يذهب إيمانه وقت النزع لأنه استخف بمذهبه الذي هو حق عنده وتركه لأجل جيفة منتنة...... أما انتقال غيره من غير دليل بل لما يرغب من غرض الدنيا وشهوتها فهو مذموم الآثم المستوجب للتأديب والتعزير، لارتكابه المنكر في الدين واستخفافه بدينه ومذهبه الخ ملخصا۔‘‘

(فتاویٰ شامی، باب التعزیر، مطلب فیما إذا ارتحل إلی غیر مذہبہ، ج:۲،ص:۸۰، ط:سعید)

پس جب کوئی شخص حنفی المسلک ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ دین کے تمام امور حنفی المسلک کے مطابق انجام دے، البتہ مذکورہ گفتگو کے دوران زید نے جو الفاظ مثال کے طور پر کہے تھے ان سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی اور زید کا نکاح بدستور برقرار ہے۔ فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہٗ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	محمد عبد القادر	سید مزمل حسن

متخصصِ فقہِ اسلامی، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن